مقتدیوں میں صرف عورتیں ہوں تو مردان کو جماعت کرواسکتا ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-674

تاریخ اجراء: 23شعبان المعظم1446ھ /22فروری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان المبارک میں مرد امام ہو اور مقتدی سب عورتیں ہوں اور مرد یعنی امام ایک ہی گھر میں پہلے کمرے میں ہو اور اس کے پیچھے ساتھ کمرے میں عورتیں مقتدی ہوں، تو کیا اس طرح عورتیں، مرد امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ صورت کی تفصیل میں جائے بغیر حکمِ شرعی یہ ہے کہ عورتوں کے لیے کسی بھی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، خواہ یہ جماعت مسجد میں ہو یا کسی گھر یا ہال وغیرہ میں، رمضان میں ہو یا رمضان کے علاوہ میں، فرض نماز ہو یا تراویح، صلاۃ التسبیح، یا عام نوافل، چاہے عورتیں جوان ہوں یا بوڑھیاں، بہر صورت ان کا جماعت میں شرکت کرنا، ناجائز ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ ایک ہی گھر میں بہت سی عورتوں کا جمع ہو کر مرد امام کے پیچھے نماز پڑھنا، اگر تو وہ سب عورتیں اس مرد امام کی محارم ہوں، یا ان میں بعض عورتیں مرد کی محارم ہوں اور بعض اجنبیہ ہوں، تو چند شرائط و قیودات کے ساتھ اس کی گنجائش ہو سکتی ہے، لیکن اگر سب عورتیں اجنبیہ ہوں تو مرد کا ان کی امامت کرنا، جائز نہیں۔ بہر حال رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ، عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں ہی نمازیں ادا کریں، یہی ان کے لیے زیادہ بہتر اور فضیلت کا باعث بھی ہے۔

بخاری شریف کی حدیث مبارک ہے: عن عائشة رضي اللہ عنها، قالت: لو ادرك رسول اللہ صلى اللہ تعالیٰ عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، جو چیزیں عورتوں نے اب شروع کر دی ہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ و

سلم اسے ملاحظہ فرماتے، تو ضرور اُنہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیتے، جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا۔ (صحیح البخاری، جلد1، صفحہ 173، رقم الحدیث: 869، دار طوق النجاۃ)

حدیث کی شرح میں علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: "قوله "ما أحدث النساء "أي ما أحدثت من الزينة والطيب وحسن الثياب ونحوها (قلت) لو شاهدت عائشة رضي اللہ تعالى عنهما ما أحدث نساء هذا الزمان من أنواع البدع والمنكرات لكانت أشد إنكارا" ترجمہ: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان کہ "جو چیزیں عورتوں نے اب شروع کر دی ہیں" یعنی زیب وزینت، خوشبو اور عمدہ لباس وغیرہ پہن کر مسجد آنا۔ میں کہتا ہوں: اگر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہ ملاحظہ فرما لیتی، جو کچھ اب ہمارے زمانے کی عورتوں نے پیدا کر لیا ہے، یعنی طرح طرح کی بدعات وخرافات، تو ان کا انکار اور عورتوں کو مسجد سے منع کرنا اور شدید قسم کا ہوتا۔ (عمدۃ القاری، جلد6، کتاب مواقیت الصلاۃ، صفحہ 158، دار إحياء التراث العربي، بیروت)

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہی ہے: "قال ابن مسعود: المرأة عورة، وأقرب ما تكون الى اللہ فی قعر بيتها، فاذا خرجت استشرفها الشيطان" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورت چھپانے کی چیز ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اپنے گھر کے گوشے میں ہوتی ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔ (عمدۃ القاری، جلد6، صفحہ 157، دار إحياء التراث العربي، بیروت)

ابو داؤد شریف کی حدیث میں ہے: "عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم قال: صلاة المرأة فی بيتها افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بيتها" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کا گھر میں نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں پڑھنا، گھر میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد1، صفحہ 156، رقم الحدیث: 570، مکتبہ عصریہ، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: "مخدع سامان کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں یہ خدع سے ہے، بمعنی چھپانا اور "بیت" رہنے کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں بیتوتت سے ہے، بمعنی شب گزارنا، سامان کی کوٹھڑی دوسری کوٹھڑی کے پیچھے ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ عورے کیلئے پردہ بہت اعلیٰ ہے لہذا جس قدر پردے میں نماز پڑھے گی اسی قدر بہتر ہو گا۔" (مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 156، نعیمی کتب خانہ گجرات)

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:”(ویکرہ حضورھن الجماعۃ) ولو لجمعۃ و عید و وعظ (مطلقا) ولو عجوز الیلا (علی المذھب) المفتی بہ لفساد الزمان“ ترجمہ: اور عورتوں کا جماعت میں شریک ہونا مفتٰی بہ مذہب کے مطابق فسادِ زمانہ کی وجہ سے مطلقاً مکروہ (تحریمی) ہے، اگرچہ نمازِ جمعہ و عیدین یا مجلسِ وعظ ہی ہو، اگرچہ عورتیں بوڑھی ہوں، اگرچہ رات کی نمازیں ہوں۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 2، کتاب الصلاۃ، صفحہ 367، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:”عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیاں۔۔۔ جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کو ان کی اِمامت ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو، تو ناجائز نہیں۔“ (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 584، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net